

## ”دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری“

(تقریر نمبر 4)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُمْ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُغْلِبُ  
الْمُجْرِمُونَ ۝ (یونس: 17-18)

کہ تو انہیں کہہ کہ اللہ کی یہی مشیت ہوتی کہ اس کی جگہ کوئی اور تعلیم دی جاتی تو میں اسے تمہارے سامنے پڑھ کر نہ سنا تا اور نہ وہ ہی تمہیں اس تعلیم سے آگاہ کرتا۔ چنانچہ اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم پر گزار چکا ہوں۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو جھٹلائے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا غرض یہ یقینی بات ہے کہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

سرزمین ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی  
جیسے ہووے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار  
ابتدا سے گوشہ خلوت رہا مجھ کو پسند  
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار  
پر مجھے تُو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا  
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

سامعین کرام! آج مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام ”دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری“ پر روشنی ڈالنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”آج اس موقع کے اثناء میں جبکہ یہ عاجز بغرض تصحیح کاپی کو دیکھ رہا تھا بعالم کشف چند ورق ہاتھ میں دیئے گئے اور ان پر لکھا ہوا تھا کہ فتح کا نفاذ ہے۔ پھر ایک نے مسکرا کر ان ورقوں کی دوسری طرف ایک تصویر دکھائی اور کہا کہ دیکھو! کیا کہتی ہے تصویر تمہاری۔ جب اس عاجز نے دیکھا تو وہ اسی عاجز کی تصویر تھی اور سبز پوشاک تھی مگر نہایت رُعب ناک جیسے سپہ سالار مسلح فتح یاب ہوتے ہیں اور تصویر کے یمین و یسار میں حجت اللہ القادر و سلطان احمد مختار لکھا تھا۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 615)

چہرہ شناسی ایک علم ہے جسے اصطلاح میں قیافہ شناسی کہا جاتا ہے۔ یہ علم قدیم سے چلا آتا ہے جس میں کسی کے چہرے کو دیکھ کر اس کے کردار و افکار کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ گویا چہرہ انسانی اعمال و افعال کی منہ بولتی تصویر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت کا ایک ذریعہ ان کی ظاہری شبہت ہوتی ہے جس کو دیکھ کر حق کے متلاشی اسے پہچان لیتے ہیں۔ انسانی چہرے روحانی میدان میں کیا اثرات رکھتے ہیں اس سے متعلق چند دلچسپ واقعات پیش ہیں۔

یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن سلامؓ جو کہ اسلام لانے سے قبل ایک یہودی عالم تھے اور اسلام لانے سے قبل آپ کا نام حصین بن سلام تھا۔ آپ کا کہنا ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ آپ کی مبارک مجلس میں سب سے پہلے پہنچنے کی کوشش

کرنے لگے تو میں نے بھی ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ جب میں نے آپ کے مبارک اور روحانی و نورانی چہرے کی زیارت کی تو میں سمجھ گیا کہ یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہے اور ایمان لے آیا۔

(مدارج النبوة جلد دوم باب چہارم از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ تیزی سے آپ کی طرف گئے اور لوگ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ تین دفعہ یہ کہا گیا۔ کہتے ہیں۔ میں بھی لوگوں میں ہو کر آیا تاکہ دیکھوں۔ جب میں نے آپ کا چہرہ اچھی طرح دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں اور پہلی بات جو آپ نے بیان فرمائی اور میں نے سنا آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو، کھانا کھلاؤ اور ریحی رشتہ داروں سے حسن سلوک کرو اور رات کے وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

(خطبہ جمعہ 17/ اپریل 2026ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام بڑے بڑے دشمن اور معاند آپ کے متعلق کہا کرتے تھے کہ یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا ہے۔ ابو جہل بھی کہہ اٹھا تھا کہ میں محمد کو جھوٹا نہیں سمجھتا مگر کیا کروں۔ میرا دل اس کی لائی ہوئی تعلیم پر نہیں ٹھہرتا۔ مدینہ کے یہود بھی آپ کو سچا ماننے پر مجبور تھے۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت خدیجہؓ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلا پیغام سن کر آمنے و صدمے کا کہہ اٹھے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”حضرت ابو بکر کے قبول اسلام کے بارے میں لکھا ہے اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرے اور مخلص دوست تھے۔ جب آپ مبعوث ہوئے تو قریش کے لوگ حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابو بکر! تمہارا یہ ساتھی دیوانہ ہو گیا ہے نعوذ باللہ۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ ان کا کیا معاملہ ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجد حرام میں لوگوں کو توحید یعنی خدائے واحد کی طرف بلاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے کہا یہ بات انہوں نے کہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں اور وہ یہ بات مسجد حرام میں کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ کے دروازے پر دستک دی آپ کو باہر بلایا۔ جب آپ ان کے سامنے آئے تو حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے ابوالقاسم! مجھے آپ کے متعلق کیا بات پہنچی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں میرے متعلق کیا بات پہنچی ہے؟ حضرت ابو بکر نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اللہ کی توحید کی طرف بلاتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے ابو بکر! یقیناً میرے رب عزوجل نے مجھے بشیر اور نذیر بنایا ہے اور مجھے ابراہیم کی دعا بنایا ہے اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا ہے۔ حضرت ابو بکر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ یقیناً اپنی امانت کی عظمت، صلہ رحمی اور اچھے افعال کی وجہ سے نبوت کے زیادہ حقدار ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابو بکر نے آپ کی بیعت کی اور آپ کی تصدیق کی اور اقرار کیا کہ آپ جو لے کر آئے ہیں وہ حق ہے۔ پس اللہ کی قسم! حضرت ابو بکر نے کوئی توقف اور تردد نہیں کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اسلام کی طرف بلایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اس بارے میں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نبوت کا اظہار فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ابھی راستے میں ہی تھے کہ ایک شخص ان سے ملا۔ اس سے مکہ کے حالات پوچھے اور کہا کہ کوئی تازہ خبر سناؤ۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان سفر سے واپس آتا ہے تو اگر کوئی اہل وطن مل جاوے تو اس سے وطن کے حالات پوچھتا ہے۔ اس نے کہا کہ نئی بات یہ ہے کہ تیرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے سنتے ہی کہا اگر اس نے یہ دعویٰ کیا ہے تو بیشک وہ سچا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر کس قدر حسن ظن تھا۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت ابو بکر کو کتنا حسن ظن تھا۔ معجزے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی اور حقیقت یہ ہے کہ معجزہ وہ شخص مانگتا ہے جو حالات سے واقف نہ ہو اور جہاں غیریت ہو اور وہ تسلیم پانے کے لئے کہتا ہے لیکن جس کو انکار ہی نہیں اس کو معجزے کی کیا ضرورت ہے۔ غرض حضرت ابو بکر صدیق راستہ ہی میں سن کر ایمان لے آئے اور جب مکہ پہنچے تو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! درست ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ آپ گواہ رہیں میں آپ کا پہلا مصدق ہوں۔“

(خطبہ جمعہ 17/ اپریل 2026ء)

سامعین! یہ کیفیت انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے۔ مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی دیکھ کر دشمن یہی کہا کرتے تھے کہ یہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوٹو گرافی کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اول خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب اور وہ لوگ باعث ہزار ہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہذا اُس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 366)

الغرض موجودہ زمانہ جس میں تصویر کشی کے جدید ذرائع پیدا ہو چکے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کے لیے ایک کارگر ہتھیار پایا۔

پھر ایک دوسری جگہ فرمایا:

”ہم نے اپنی تصویر محض اس لحاظ سے اُتروائی تھی کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویریں بھیج دیں، کیونکہ ان لوگوں کا عام مزاج اس قسم کا ہو گیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 18-19)

نیز فرمایا:

”ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اُن کے لیے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو۔ کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے اور نقصان نہیں تو وہ حسب ضرورت اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس وقت یورپ کی ضرورت کے واسطے اجازت دی گئی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے ہیں جن میں لکھا تھا کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 474)

سامعین! نورانی چہرے کا اثر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پاکیزہ مقصد کی شیریں ثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ایک عورت امریکہ سے میری نسبت اپنے خط میں لکھتی ہے کہ ”میں ہر وقت ان کی تصویر کو دیکھتی رہنا پسند کرتی ہوں۔ یہ تصویر بالکل مسیح کی تصویر معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح ہمارے ایک دوست کی بیوی جس کا پہلا نام ایلزی تھ تھا جو انگلینڈ کی باشندہ ہے اس جماعت میں داخل ہو چکی ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 106-107)

ایک چینی قیافہ شناس کی گواہی

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو میں نے آپ کی تصویر کو پیش کیا وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا۔ آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھ کر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم 579-580)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں چند ایمان افروز واقعات اپنی کتاب ذکر حبیب میں درج فرمائے ہیں وہ میں بیان کرتا ہوں۔

**He is a Great Thinker**

”مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر یورپ کے بعض بڑے آدمیوں کو دکھائی تو انہوں نے کہا کہ  
 ”He is a Great Thinker“ یعنی بہت سوچنے والا آدمی ہے۔“

**کسی اسرائیلی پیغمبر کی تصویر ہے**

”ڈاکٹر قاضی کرم الہی صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ لاہور کے پاگل خانہ کے ڈاکٹر تھے، ان ایام میں ایک انگریز وہاں آیا جو تصویر دیکھ کر قیافہ شناسی کا مدعی تھا۔ کئی ایک لوگ بطور تماشا بعض تصاویر اس کے پاس لے گئے۔ وہ بتلاتا رہا کہ یہ کیسا آدمی ہے۔ میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اُس کے آگے رکھی اور اس سے پوچھا کہ اس شخص کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ وہ بہت دیر تک اس تصویر کو دیکھتا رہا اور آخر اس نے کہا کہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی تصویر ہے۔“  
**یہ وہ بزرگ ہیں**

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”جب میں امریکہ میں تھا تو ایک لیڈی کا ایک دوسرے شہر سے مجھے خط آیا کہ مجھے کشف میں ایک ہندوستانی بزرگ ملا کرتے ہیں اور میری مشکلات میں میری رہنمائی کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ کون صاحب ہو سکتے ہیں۔ میں نے اسے چند ایک فوٹو بھیجے جن میں ایک فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی تھا اسی پر نشان کر کے اس لیڈی نے مجھے لکھ بھیجا کہ یہ وہ بزرگ ہیں۔“

**یہ خدا کے کسی نبی کی تصویر ہے**

اسی طرح آپ ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”سن 1907ء میں جبکہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ شملہ میں تھا تو ایک دن مہاراجہ صاحب الور کی ملاقات کے واسطے میں انکی کوٹھی پر گیا اور ان کو تبلیغ کے لیے چند کتابیں بھی ساتھ لے گیا۔ ان کے ویٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں دیوان عبد الحمید صاحب وزیر اعظم ریاست پور تھلہ اور چند دیگر معززین بھی آگئے اور ایک انگریز بھی وہاں پہنچے۔ جنہوں نے بیان کیا کہ میں مہاراجہ کا منہم ہوں۔ اس بات کو سن کر دیوان صاحب اور دوسرے لوگ اس انگریز منہم سے باتیں دریافت کرتے رہے۔ میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ایک کتاب میں سے نکال کر اس کے آگے رکھی۔ جس کو بہت غور سے دیکھ کر اس نے کہا۔ یہ خدا کے کسی نبی کی تصویر ہے۔“

(ذکر حبیب صفحہ 373-374)

**بے تاب ہو کر حضور کے آگے آگرا**

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم تھے بیان فرماتے ہیں کہ  
 ”ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مردان کا کوئی آدمی میاں محمد یوسف صاحب مردانی کے ساتھ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے علاج کے واسطے یہاں قادیان آیا۔ یہ شخص سلسلہ کا سخت دشمن تھا اور بصد مشکل قادیان آنے پر رضامند ہوا تھا۔ مگر اس نے میاں محمد یوسف صاحب سے یہ شرط لی تھی کہ قادیان میں مجھے احمدیوں کے محلہ سے باہر کوئی مکان لے دینا اور میں کبھی اس محلہ میں داخل نہیں ہوں گا۔ خیر وہ آیا اور احمدی محلہ سے باہر ٹھہرا اور حضرت مولوی صاحب کا علاج ہوتا رہا۔ جب کچھ دنوں کے بعد اسے کچھ افاقہ ہوا تو وہ واپس جانے لگا۔ میاں محمد یوسف صاحب نے اس سے کہا کہ تم قادیان آئے اور اب جاتے ہوئے ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔ اس نے انکار کیا، میاں صاحب نے اصرار سے اسے منایا تو اس نے اس شرط پر مانا کہ ایسے وقت میں مجھے وہاں لے جاؤ کہ وہاں کوئی احمدی نہ ہو اور نہ مرزا صاحب ہوں۔ چنانچہ میاں محمد یوسف صاحب ایسا وقت دیکھ کر اسے مسجد مبارک میں لائے مگر قدرت خدا کہ ادھر اس نے مسجد میں قدم رکھا اور ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضور علیہ السلام کسی کام کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ اس شخص کی نظر حضور علیہ السلام کی طرف اٹھی اور وہ بے تاب ہو کر حضور علیہ السلام کے سامنے آگرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 54)

وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے

منشی اروڑے خان صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ

”مجھے بعض غیر احمدی دوستوں نے کہا تم ہمیشہ ہمیں تبلیغ کرتے رہتے ہو، فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ تم بھی چلو اور ان کی باتوں کا جواب دو۔ منشی اروڑے خان صاحب مرحوم کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ دوران ملازمت میں ہی انہیں پڑھنے لکھنے کی جو مشق ہوئی وہی انہیں حاصل تھی۔ وہ کہنے لگے جب ان دوستوں نے اصرار کیا تو میں نے کہا اچھا چلو۔ چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیت کے خلاف تقریر کی اور اپنی طرف سے خوب دلائل دیے۔ جب تقریر کر کے وہ بیٹھ گئے تو منشی اروڑے خان صاحب سے ان کے دوست کہنے لگے کہ بتائیں! ان دلائل کا کیا جواب ہے؟ منشی اروڑے خان صاحب فرماتے تھے۔ میں نے ان سے کہا یہ مولوی ہیں اور میں ان پڑھے آدمی ہوں۔ ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ میں نے حضرت مرزا صاحب کی شکل دیکھی ہوئی ہے وہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔“

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 113)

انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے

جب 1916ء میں مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی، ایم، سی، اے کے سیکرٹری تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے کے لیے قادیان آئے تھے۔ انہوں نے قادیان میں یہ خواہش کی کہ مجھے بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پڑانے صحابی سے ملایا جائے۔ اس وقت منشی اروڑا صاحب مرحوم قادیان میں تھے۔ مسٹر والٹر کو منشی صاحب مرحوم کے ساتھ مسجد مبارک میں ملایا گیا۔ مسٹر والٹر نے منشی صاحب مرحوم سے رسمی گفتگو کے بعد یہ دریافت کیا کہ آپ پر جناب مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا۔ منشی صاحب نے جواب دیا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا۔ مگر مجھ پر جس بات نے سب سے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی۔ جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانتدار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا تھا۔ مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر منشی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ ان کے چہرے کا رنگ ایک ڈھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا تھا اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب ”احمدیہ موومنٹ“ میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر بھی کیا اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کیے ہیں۔ اسے ہم از کم دھوکے باز نہیں کہہ سکتے۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 94-95)

غرض تاریخ ایسے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے جن میں خدا تعالیٰ کے مامور اور مقدس وجودوں کے چہرہ کی ایک جھلک نے مخالفت کے جذبات سے پُر دلوں کو بھی محبت میں تبدیل کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے مرسل کی پہلی نظر سے گھائل ہو گئے۔

(یہ تقریر مکرّم ابو عثمان کے ایک مضمون مطبوعہ الفضل آن لائن کی مدد سے تیار ہوئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

